بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

## سورۃ المائدہ (5)

### آیت نمبر (106 تا 108)

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ حِيۡنَ الۡوَصِيَّةِ اثۡنٰنِ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ
اَوۡ اٰخَرٰنِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ اِنۡ اَنۡتُمۡ ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَاَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةُ الۡمَوۡتِ‌ؕ تَحۡبِسُوۡنَهُمَا مِنۡۢ بَعۡدِ
الصَّلٰوةِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ لَا نَشۡتَرِىۡ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى‌ۙ وَلَا نَكۡتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا
لَّمِنَ الۡاٰثِمِيۡنَ ۝١٠٦ فَاِنۡ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسۡتَحَقَّاۤ اِثۡمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوۡمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيۡنَ اسۡتَحَقَّ عَلَيۡهِمُ
الۡاَوۡلَيٰنِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنۡ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعۡتَدَيۡنَاۤ ‌ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝١٠٧ ذٰلِكَ اَدۡنٰٓى
اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجۡهِهَاۤ اَوۡ يَخَافُوۡۤا اَنۡ تُرَدَّ اَيۡمَانٌۢ بَعۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ‌ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسۡمَعُوۡا‌ؕ وَاللّٰهُ لَا
يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝١٠٨ ع ﴾

**ح ب س**

(ض) حَبۡسًا : کسی کو اٹھنے یا نکلنے سے روکے رکھنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

**ع ث ر**

(ن) عِثَارًا : پھسل جانا۔ بلا ارادہ کسی بات پر مطلع ہونا (لازم ہے۔ عَلٰی کے صلہ کے ساتھ متعدی ہوجاتا ہے) آیت زیر مطالعہ۔

(افعال) اِعۡثَارًا : کسی کو کسی بات پر مطلع کرنا۔ ﴿وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ﴾ (18/ الکھف:21) ’’اس طرح ہم نے اطلاع کردی ان کی۔‘‘

**ترکیب**

شَهَادَةُ مضاف ہے۔ بَيۡنِ اس کا مضاف الیہ ہے اور كُمۡ کا مضاف بھی۔ یہ فقرہ مبتدا ہے۔ اس کی خبر اِثۡنٰنِ ذَوَا عَدۡلٍ ہے۔ اس لئے اِثۡنٰنِ حالت رفع میں آیا ہے۔ درمیان میں جملہ معترضہ ہے۔ اس میں حَضَرَ کا فاعل اَلۡمَوۡتُ ہے اور اس کا مفعول اَحَدَكُمۡ ہے۔ اِذَا کی شرط حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ ہے اور حِيۡنَ الۡوَصِيَّةِ جواب شرط ہے۔ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ کا تعلق تَحۡبِسُوۡنَ سے ہے جبکہ لَا نَشۡتَرِىۡ کا تعلق يُقۡسِمٰنِ سے ہے۔ اَوۡلَيٰنِ صفت ہے فَاٰخَرٰنِ کی۔

**ترجمہ**

| يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ | اٰمَنُوۡا | شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ | اِذَا | حَضَرَ | اَحَدَكُمُ | الۡمَوۡتُ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اے لوگو جو | ایمان لائے | تمہاری مابین کی گواہی | جب بھی | سامنے آئے | تمہارا کسی ایک کے | موت |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| حِيْنَ الْوَصِيَّةِ | اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ | مِّنْكُمْ | اَوْ | اٰخَرٰنِ | مِنْ غَيْرِكُمْ |
| تو وصیت کے وقت | دو عدل والے ہیں | تم میں سے | یا | دوسرے دو ہیں | تمہارے غیر میں سے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اِنْ | اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ | فِي الْاَرْضِ | فَاَصَابَتْكُمْ | مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ | تَحْبِسُوْنَهُمَا |
| اگر | تم لوگ سفر کرو | زمین میں | پھر آن پہنچے تم کو | موت کی مصیبت | تم لوگ روکے رکھو گے دونوں کو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ | فَيُقْسِمٰنِ | بِاللّٰهِ | اِنِ ارْتَبْتُمْ | لَا نَشْتَرِيْ | بِهٖ |
| نماز کے بعد سے | پھر وہ دونوں قسم کھائیں گے | اللہ کی، | اگر تمہیں شبہ ہو | (کہ) ہم نہیں خریدتے | اس سے |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ثَمَنًا | وَّلَوْ | كَانَ | ذَا قُرْبٰى ۙ | وَلَا نَكْتُمُ | شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ | اِنَّآ |
| کوئی قیمت | اور اگر | وہ ہو | قرابت والا | اور ہم نہیں چھپاتے | اللہ کی گواہی کو | بیشک ہم |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِذًا | لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝۱۰۶ | فَاِنْ | عُثِرَ | عَلٰٓى | اَنَّهُمَا | اسْتَحَقَّآ |
| پھر تو | ضرور گناہ کرنے والوں میں سے ہیں | پھر اگر | مطلع کیا جائے | اس پر | کہ وہ دونوں | مستحق ہوئے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اِثْمًا | فَاٰخَرٰنِ | يَقُوْمٰنِ | مَقَامَهُمَا | مِنَ الَّذِيْنَ |
| گناہ کے | تو دوسرے دو | کھڑے ہوں گے | ان دونوں کے کھڑے ہونے کی جگہ پر | ان لوگوں میں سے جو |

| | | | |
|---|---|---|---|
| اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ | الْاَوْلَيٰنِ | فَيُقْسِمٰنِ | بِاللّٰهِ |
| حقدار ہوا ن پر (یعنی جس کا حق دبایا گیا) | زیادہ قریبی (میت کے) | پھر وہ دونوں قسم کھائے گے | اللہ کی |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لَشَهَادَتُنَآ | اَحَقُّ | مِنْ شَهَادَتِهِمَا | وَمَا اعْتَدَيْنَآ | اِنَّآ | اِذًا |
| یقیناً ہماری گواہی | زیادہ برحق ہے | ان دونوں کی گواہی سے | اور ہم نے زیادتی نہیں کی | بیشک ہم | پھر تو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰۷ | ذٰلِكَ | اَدْنٰٓى | اَنْ | يَّاْتُوْا | بِالشَّهَادَةِ |
| ضرور ظلم کرنے والوں میں سے ہیں | یہ | زیادہ نزدیکی ہے | کہ | لوگ لائے | گواہی کو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عَلٰى وَجْهِهَآ | اَوْ | يَخَافُوْٓا | اَنْ | تُرَدَّ | اَيْمَانٌۢ |
| اس کے چہرے پر (یعنی ٹھیک ٹھیک) | یا | لوگ ڈریں | کہ | رد کیا جائے | (ہماری) قسموں کو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ | وَاتَّقُوا | اللّٰهَ | وَاسْمَعُوْا ؕ | وَاللّٰهُ | لَا يَهْدِي |
| ان کی قسموں کے بعد | اور تم لوگ تقویٰ کرو | اللہ کا | اور سنو | اور اللہ | ہدایت نہیں دیتا |

| |
|---|
| الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۱۰۸ ع |
| نافرمانی کرنے والی قوم کو |

**نوٹ۔1**

یہ آیت اس وقت اتری جبکہ ایک آدمی مر گیا اور اس وقت وہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ شروع اسلام کا زمانہ تھا۔ سب شہر دار الحرب تھے۔ لوگ کافر تھے۔ وراثت کا کوئی قانون نہ تھا۔ بطور وصیت تقسیم ہوتی تھی۔ پھر وصیت منسوخ ہوگئی اور وراثت فرض ہوگئی اور لوگ قانون وراثت پر عمل کرنے لگے۔ (ابن کثیر)

802

## آیت نمبر (109 تا 111)

﴿ یَوۡمَ یَجۡمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُوۡلُ مَاذَاۤ اُجِبۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَا عِلۡمَ لَنَا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذۡ قَالَ
اللّٰہُ یٰعِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ اذۡکُرۡ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکَ وَ عَلٰی وَالِدَتِکَ ۘ اِذۡ اَیَّدۡتُّکَ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ۟ تُکَلِّمُ
النَّاسَ فِی الۡمَہۡدِ وَ کَہۡلًا ۚ وَ اِذۡ عَلَّمۡتُکَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۚ وَ اِذۡ تَخۡلُقُ مِنَ
الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ بِاِذۡنِیۡ فَتَنۡفُخُ فِیۡہَا فَتَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِیۡ وَ تُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَ الۡاَبۡرَصَ بِاِذۡنِیۡ ۚ وَ
اِذۡ تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِیۡ ۚ وَ اِذۡ کَفَفۡتُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَنۡکَ اِذۡ جِئۡتَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا
مِنۡہُمۡ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِذۡ اَوۡحَیۡتُ اِلَی الۡحَوَارِیّٖنَ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِیۡ وَ بِرَسُوۡلِیۡ ۚ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَ اشۡہَدۡ
بِاَنَّنَا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ ﴾

**ح و ر**

(ن) حَوۡرًا: گھومنا، واپس ہونا۔ ﴿ اِنَّہٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ یَّحُوۡرَ ﴿ۚ۱۴﴾ ﴾ (84/الانشقاق:14) ”بیشک اس نے گمان کیا کہ وہ ہرگز واپس نہیں ہوگا۔“

(س) حَوَرًا: آنکھ کی سیاہی اور سفیدی کا بہت نمایاں ہونا، آنکھ کا خوبصورت ہونا۔

اَحۡوَرُ: مؤنث حَوۡرَاءُ ج حُوۡرٌ فعل الوان وعیوب ہے۔ خوبصورت آنکھ والا۔ ﴿ وَ زَوَّجۡنٰہُمۡ بِحُوۡرٍ عِیۡنٍ ﴿ؕ۵۴﴾ ﴾ (44/الدخان:54) ”اور ہم نے جوڑے بنا دیے ان کے خوبصورت آنکھوں والیوں سے۔“

(مفاعلہ) مُحَاوَرَۃً: بات کو واپس کرنا یعنی (1) جواب دینا (2) نصیحت کرنا۔ ﴿ قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَ ہُوَ یُحَاوِرُہٗۤ ﴾ (18/الکھف:37) ”کہا اس سے اس کے ساتھی نے اس حال میں کہ وہ نصیحت کرتا تھا اس کو۔“

حَوَارِیٌّ: اسم نسبت ہے۔ نصیحت والا، مددگار۔ آیت زیر مطالعہ۔

(تفاعل) تَحَاوُرًا: باہم ایک دوسرے کی بات کا جواب دینا، گفتگو کرنا۔ ﴿ وَاللّٰہُ یَسۡمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ؕ ﴾ (58/المجادلۃ:1) ”اور اللہ سنتا ہے تم دونوں کی باہمی گفتگو کو۔“

**ترکیب**

لَا عِلۡمَ پر لائے نفی جنس ہے اور اَلۡغُیُوۡبِ پر لام جنس ہے، اِذۡ قَالَ اللّٰہُ کا جملہ اِذۡ سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے اس جملہ میں جتنے مضارع آئے ہیں ان سب کا ترجمہ ماضی میں ہوگا۔ (2/12-11 نوٹ۔1 دیکھیں) کَہۡلًا حال ہے۔ وَاشۡہَدۡ کے مخاطب حضرت عیسیٰؑ ہیں۔ اس کا مخاطب خود ذات باری تعالیٰ بھی ہوسکتی ہے۔

**ترجمہ**

| یَوۡمَ | یَجۡمَعُ | اللّٰہُ | الرُّسُلَ | فَیَقُوۡلُ | مَاذَاۤ | اُجِبۡتُمۡ ؕ | قَالُوۡا |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| جس دن | جمع کرے گا | اللہ | تمام رسولوں کو | پھر وہ کہے گا | کیا | جواب دیا گیا تم لوگوں کو | وہ کہیں گے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا | اِنَّكَ اَنْتَ | عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾ | اِذْ | قَالَ | اللّٰهُ |
| کسی قسم کا کوئی علم نہیں ہے ہمیں | بیشک تو ہی | تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے | جب | کہا | اللہ نے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ | اذْكُرْ | نِعْمَتِيْ | عَلَيْكَ | وَعَلٰى وَالِدَتِكَ | اِذْ |
| اے عیسیٰؑ ابن مریم | آپؑ یاد کریں | میری نعمت کو | آپؑ پر | اور آپؑ کی والدہ پر | جب |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَيَّدْتُّكَ | بِرُوْحِ الْقُدُسِ | تُكَلِّمُ | النَّاسَ | فِي الْمَهْدِ | وَكَهْلًا |
| میں نے تقویت دی آپؑ کو | روح القدس سے | آپؑ کلام کرتے تھے | لوگوں سے | گہوارے میں | اور ادھیڑ عمری کی حالت میں |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَاِذْ | عَلَّمْتُكَ | الْكِتٰبَ | وَالْحِكْمَةَ | وَالتَّوْرٰىةَ | وَالْاِنْجِيْلَ | وَاِذْ |
| اور جب | میں نے علم دیا آپؑ کو | کتاب کا | اور حکمت کا | اور تورات کا | اور انجیل کا | اور جب |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| تَخْلُقُ | مِنَ الطِّيْنِ | كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ | بِاِذْنِيْ | فَتَنْفُخُ | فِيْهَا |
| آپؑ بناتے تھے | گارے سے | پرندوں کی شکل جیسا | میری اجازت سے | پھر آپؑ پھونکتے تھے | اس میں |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| فَتَكُوْنُ | طَيْرًا | بِاِذْنِيْ | وَتُبْرِئُ | الْاَكْمَهَ | وَالْاَبْرَصَ |
| تو وہ ہو جاتا تھا | اڑنے والا | میری اجازت سے | اور آپؑ شفا دیتے تھے | پیدائشی اندھے کو | اور کوڑھی کو |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بِاِذْنِيْ | وَاِذْ | تُخْرِجُ | الْمَوْتٰى | بِاِذْنِيْ | وَاِذْ | كَفَفْتُ |
| میری اجازت سے | اور جب | آپؑ نکالتے تھے | مردہ کو | میری اجازت سے | اور جب | میں نے روکا |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ | عَنْكَ | اِذْ | جِئْتَهُمْ | بِالْبَيِّنٰتِ | فَقَالَ | الَّذِيْنَ |
| بنی اسرائیل کو | آپؑ سے | جب | آپؑ لائے ان کے پاس | واضح (نشانیاں) | تو کہا | ان لوگوں نے جنہوں نے |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| كَفَرُوْا | مِنْهُمْ | اِنْ | هٰذَآ | اِلَّا | سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٠﴾ | وَاِذْ |
| کفر کیا | ان میں سے | نہیں ہے | یہ | مگر | ایک کھلا جادو | اور جب |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَوْحَيْتُ | اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ | اَنْ | اٰمِنُوْا | بِيْ | وَبِرَسُوْلِيْ |
| میں نے حکم دیا | حواریوں کو | کہ | تم لوگ ایمان لاؤ | مجھ پر | اور میرے رسول پر |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قَالُوْٓا | اٰمَنَّا | وَاشْهَدْ | بِاَنَّنَا | مُسْلِمُوْنَ ﴿١١١﴾ |
| تو انہوں نے کہا | ہم ایمان لائے | اور آپ گواہ رہیں | اس پر کہ ہم | فرمابرداری کرنے والے ہیں |

802

نوٹ۔1

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ رسولوں سے پوچھے گا کہ دعوت کا جواب دیا گیا تھا، تو وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، غیب کا علم تو صرف آپ کو ہے۔ یہاں سوال یہ ہے کہ ہر رسول کی امت کے وہ لوگ جو ان کی وفات کے بعد پیدا ہوئے، ان کے بارے میں تو یہ جواب صحیح ہے، لیکن وہ لوگ جو انہی کے ہاتھ پر ایمان لائے اور ان کے احکام کی پیروی کی ان کے سامنے کرتے رہے، ان کے بارے میں یہ کہنا کیسے صحیح ہوگا، اس بات کو سمجھ لیں۔

ایک انسان کسی دوسرے انسان کے سامنے ہونے کے باوجود اس کے ایمان وعمل کی گواہی دے سکتا ہے تو غلبہ اعتبار سے دے سکتا ہے۔ ورنہ دلوں میں اور حاقیقی یعنی قلبی ایمان کسی کو وحی الٰہی کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتے، اور ہر امت میں منافقین کے گروہ رہے ہیں جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے اور احکام خداوندی کی پیروی کرے، انبیائے کرام اور ان کی امتیں ان کو دنیا میں مومن کہنے پر مجبور ہیں خواہ وہ دل میں مومن مخلص ہو یا منافق۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ظاہر پر حکم جاری کرتے ہیں مخفی رازوں کا متولی اللہ ہے۔

اس ضابطہ کے تحت دنیا میں انبیا کرام اور کے ظاہر پر حسن ظن کے مطابق کسی کے مومن ہونے کی گواہی دے سکتے ہیں لیکن آج وہ دنیا ختم ہو چکی ہے جس کا مدار ظن وگمان پر تھا۔ یہ میدان حشر ہے یہاں حقائق کو آشکارا کیا جائے گا اس لئے رسولوں کا یہ جواب صحیح ہے کہ ہمیں حقیقت کا کوئی علم نہیں ہے۔ (معارف القرآن سے ماخوذ)

نوٹ۔2

عسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب پر پھانسی دی گئی تھی۔ یہ بات خلاف واقع ہے۔ اِس لئے قرآن اس کی تردید کرتا ہے حضرت عیسیٰ کے معجزات کے متعلق عیسائیوں کا جو عقیدہ ہے۔ وہ مطابق واقع ہے۔ اس لئے قرآن ان کی تصدیق کرتا ہے لیکن ان معجزات کو دلیل بنا کر کچھ عیسائی حضرت عیسیٰ کو الوہیت کا حامل اور کچھ عیسائی حضرت عیسیٰ کو الوہیت میں شریک قرار دیتے ہیں یہ بات بھی خلاف واقع ہے۔ اس لئے قرآن اس کی بھی تردید کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ وہ یہ معجزات اللہ تعالیٰ کی اجازت سے دکھاتے ہیں۔

## آیت نمبر (112 تا 115)

﴿ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ
اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ
نَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا
عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع ﴾

802

| م | ی | د |
|---|---|---|

(ض)

مَیۡدًا: ہلنا، لرزنا۔ ﴿وَ اَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ﴾ (16/النحل:15) ”اور اس نے ڈالے زمین میں کچھ لنگر یعنی پہاڑ کہ کہیں وہ نہ لرزے تم کو لے کر۔“

مَآئِدَةٌ: اسم الفاعل مَآئِدٌ کا مؤنث ہے۔ لرزنے والی۔ پھر کھانا چنے ہوئے دسترخوان کے لئے آتا ہے کیونکہ اس میں چنی ہوئی خوراک مہمانوں کے درمیان ہلتی رہتی ہے۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

## ترکیب

اَنۡ پر عطف ہونے کی وجہ سے تَطۡمَئِنَّ، نَعۡلَمَ اور نَكُوۡنَ حالت نصب میں آئے ہیں۔ تَكُوۡنَ واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ اس کا اسم اس میں شامل هِیَ کی ضمیر ہے جو مَآئِدَةً کے لئے ہے، جبکہ عِیۡدًا اور اٰیَةً اس کی خبریں ہیں۔ عَذَابًا نکرہ مخصوصہ ہے۔

## ترجمہ

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اِذۡ | قَالَ | الۡحَوَارِیُّوۡنَ | یٰعِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ | هَلۡ | یَسۡتَطِیۡعُ | رَبُّكَ | اَنۡ |
| جب | کہا | حواریوں نے | اے عیسیٰؑ ابن مریم | کیا | قدرت رکھتا ہے | آپؑ کا رب | کہ |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یُّنَزِّلَ | عَلَیۡنَا | مَآئِدَةً | مِّنَ السَّمَآءِ ؕ | قَالَ | اتَّقُوا اللّٰهَ | اِنۡ |
| وہ اتارے | ہم پر | ایک چنا ہوا دسترخوان | آسمان سے | انہوںؑ نے کہا | اللہ کا خوف کرو | اگر |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| کُنۡتُمۡ | مُّؤۡمِنِیۡنَ | قَالُوۡا | نُرِیۡدُ | اَنۡ | نَّاۡكُلَ | مِنۡهَا | وَتَطۡمَئِنَّ |
| تم لوگ ہو | مومن | انہوں نے کہا | ہم چاہتے ہیں | کہ | ہم کھائیں | اس میں سے | اور مطمئن ہوں |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| قُلُوۡبُنَا | وَنَعۡلَمَ | اَنۡ | قَدۡ صَدَقۡتَنَا | وَنَكُوۡنَ | عَلَیۡهَا |
| ہمارے دل | اور ہم جان لیں | کہ | آپؑ نے سچ کہا ہے ہم سے | اور ہم ہو جائیں | اس پر |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مِنَ الشّٰهِدِیۡنَ ﴿۱۱۳﴾ | قَالَ | عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ | اللّٰهُمَّ | رَبَّنَاۤ | اَنۡزِلۡ |
| گواہی دینے والوں میں سے | کہا | عیسیٰؑ ابن مریم نے | اے اللہ | اے ہمارے رب | تو اتار |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَلَیۡنَا | مَآئِدَةً | مِّنَ السَّمَآءِ | تَكُوۡنُ | لَنَا | عِیۡدًا | لِّاَوَّلِنَا |
| ہم پر | ایک چنا ہوا دسترخوان | آسمان سے | وہ ہو جائے گا | ہمارے لئے | خوشی کا دن | ہمارے پہلوں کے لئے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَاٰخِرِنَا | وَاٰیَةً | مِّنۡكَ ۚ | وَارۡزُقۡنَا | وَاَنۡتَ |
| اور ہمارے پچھلوں کے لئے | اور ایک نشانی | تیری طرف سے | اور تو عطا کر ہم کو | اور تو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۱۱۴﴾ | قَالَ | اللّٰهُ | اِنِّیۡ | مُنَزِّلُهَا | عَلَیۡكُمۡ ۚ |
| سب سے بہتر عطا کرنے والا ہے | کہا | اللہ نے | کہ میں | اتارنے والا ہوں اس کو | تم لوگوں پر |

802

| فَمَنْ | يَّكْفُرْ | بَعْدُ | مِنْكُمْ | فَاِنِّيْٓ | اُعَذِّبُهٗ | عَذَابًا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پھر جو | ناشکری کرے گا | بعد میں | تم میں سے | تو یقیناً میں | عذاب دوں گا اس کو | ایک ایسا عذاب |

| لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ | اَحَدًا | مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾ |
|---|---|---|
| (کہ) میں عذاب نہیں دوں گا ویسا | کسی ایک کو (بھی) | تمام عالموں میں سے |

**نوٹ۔1**

مائدہ کے جس واقعہ کا ان آیات میں ذکر ہے اس سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جن شاگردوں نے حضرت عیسیٰؑ سے براہ راست تعلیم حاصل کی تھی، وہ ان کو ایک انسان اور اللہ کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کے وہم و گمان میں بھی اپنے مرشد کے خدا یا شریک خدا یا فرزند خدا ہونے کا تصور نہیں تھا۔ نیز یہ کہ حضرت عیسیٰؑ نے خود بھی اپنے آپ کو ان کے سامنے ایک بندۂ بے اختیار کی حیثیت سے پیش کیا تھا۔ (تفہیم القرآن)

## آیت نمبر (116 تا 120)

﴿ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ
سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ
لَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ
وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١١٧﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ
اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١٩﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٢٠﴾ ﴾

**ترکیب**

اَنْ اَقُوْلَ کا مفعول مَا ہے۔ لَيْسَ کا اسم اس میں ھُوَ کی ضمیر ہے جو مَا کی ضمیر کی عائد بھی ہے اور بِحَقٍّ اس کی خبر ہے۔ يَوْمُ مضاف ہے اور آگے کا پورا جملہ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ اس کا مضاف الیہ ہے۔ اس ترکیب کا اردو میں ترجمہ کرنا ممکن نہیں ہے اس لئے يَوْمُ کا ترجمہ هٰذَا کی خبر کے لحاظ سے کیا جائے گا۔

**ترجمہ**

| وَاِذْ | قَالَ | اللّٰهُ | يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ | ءَ | اَنْتَ | قُلْتَ | لِلنَّاسِ | اتَّخِذُوْنِيْ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور جب | کہا | اللہ نے | اے عیسیٰؑ ابن مریم | کیا | آپؑ نے | کہا تھا | لوگوں سے | تم لوگ بنا لو مجھ کو |

ترجمہ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَاُمِّیَ | اِلٰـهَیْنِ | مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ | قَالَ | سُبْحٰنَكَ | مَا يَكُوْنُ |
| اور میری والدہ کو | دو الٰہ | اللہ کے علاوہ | انہوںؑ نے کہا | تیری پاکیزگی ہے | نہیں تھا |

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| لِیْۤ | اَنْ | اَقُوْلَ | مَا | لَيْسَ | لِیْ ق | بِحَقٍّ ؕ | اِنْ | كُنْتُ قُلْتُهٗ | فَقَدْ |
| میرے لیے | کہ | میں کہوں | اس کو | نہیں ہے جس کا | مجھے | کوئی حق | اگر | میں نے کہا ہوتا اسے | تو یقیناً |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَلِمْتَهٗ ؕ | تَعْلَمُ | مَا | فِیْ نَفْسِیْ | وَلَاۤ اَعْلَمُ | مَا | فِیْ نَفْسِكَ ؕ |
| تو نے جان لیا ہوتا اس کو | تو جانتا ہے | اس کو جو | میرے جی میں ہے | اور میں نہیں جانتا | اس کو جو | تیرے جی میں ہے |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِنَّكَ اَنْتَ | عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ | مَا قُلْتُ | لَهُمْ | اِلَّا | مَاۤ | اَمَرْتَنِیْ |
| بیشک تو ہی | تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے | نہیں کہا میں نے | ان سے | مگر | وہی | تو نے حکم دیا مجھے |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| بِهٖۤ | اَنِ | اعْبُدُوا | اللّٰهَ | رَبِّیْ | وَرَبَّكُمْ ج | وَكُنْتُ | عَلَيْهِمْ |
| جس کا | کہ | تم لوگ بندگی کرو | اللہ کی | جو میرا رب ہے | اور جو تمہارا رب ہے | اور میں تھا | ان پر |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| شَهِيْدًا | مَّا دُمْتُ | فِيْهِمْ ج | فَلَمَّا | تَوَفَّيْتَنِیْ | كُنْتَ اَنْتَ | الرَّقِيْبَ |
| گواہ | جب تک میں رہا | ان میں | پھر جب | تو نے لے لیا مجھے | تو تو ہی تھا | نگران |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عَلَيْهِمْ ؕ | وَاَنْتَ | عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ | شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ | اِنْ تُعَذِّبْهُمْ | فَاِنَّهُمْ |
| ان پر | اور تو | ہر چیز پر | گواہ رہے | اگر تو عذاب دے ان کو | تو بے شک یہ لوگ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| عِبَادُكَ ج | وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ | فَاِنَّكَ اَنْتَ | الْعَزِيْزُ | الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ |
| تیرے بندے ہیں | اور اگر تو بخش دے ان کو | تو بیشک تو ہی | بالا دست ہے | حکمت والا ہے |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قَالَ اللّٰهُ | هٰذَا | يَوْمُ | يَنْفَعُ | الصّٰدِقِيْنَ | صِدْقُهُمْ ؕ | لَهُمْ | جَنّٰتٌ |
| کہا اللہ نے | یہ | دن ہے | (کہ) نفع دے گا | سچوں کو | ان کا سچ | انہی کے لیے | ایسے باغات ہیں |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| تَجْرِیْ | مِنْ تَحْتِهَا | الْاَنْهٰرُ | خٰلِدِيْنَ | فِيْهَاۤ | اَبَدًا ؕ |
| بہتی ہیں | جن کے دامن سے | نہریں | ایک حالت میں رہنے والے ہیں | اس میں | ہمیشہ |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| رَضِیَ | اللّٰهُ | عَنْهُمْ | وَرَضُوْا | عَنْهُ ؕ | ذٰلِكَ | الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ | لِلّٰهِ |
| راضی ہوا | اللہ | ان سے | اور وہ راضی ہوئے | اس سے | یہ | عظیم کامیابی ہے | اللہ کے لیے ہی ہے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ | وَمَا | فِيْهِنَّ ۭ | وَهُوَ | عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ | قَدِيْرٌ ١٢٠ؑ |
| زمین اور آسمان کی سلطنت | اور اس کی جو | ان میں ہے | اور وہ | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے |

نوٹ۔1

عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ صرف عیسیٰؑ اور روح القدس ہی کو خدا بنانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بی بی مریم کو بھی ایک مستقل معبود بنا ڈالا۔ بی بی مریم کی الوہیت یا قدوسیّت کے متعلق کوئی اشارہ تک بائبل میں موجود نہیں ہے۔ عیسیٰؑ کے بعد ابتدائی تین سو برس تک عیسائی دنیا اس تخیل سے بالکل ناآشنا تھی۔ تیسری صدی عیسوی کے آخری در میں اسکندریہ کے بعض علماء دینیات نے پہلی مرتبہ بی بی مریم کے لیے اُمُّ اللہ یعنی مادرِ خدا کے الفاظ استعمال کیے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ الوہیت مریم کا عقیدہ اور مریم پرستی کا طریقہ عیسائیوں میں پھیلنا شروع ہوا۔ ابتداء میں چرچ اسے تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھا اور مریم پرستوں کو فاسد العقیدہ قرار دیتا تھا۔ پھر ۴۳۱ء میں منعقد ہونے والی کونسل میں پہلی مرتبہ کلیسا کی سرکاری زبان میں بی بی مریم کے لیے مادر خدا کا لقب استعمال کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مریم پرستی کا جو مرض اب تک کلیسا کے باہر پھیل رہا تھا، وہ کلیسا کے اندر بھی پھیلنے لگا۔ حتیٰ کہ نزول قرآن کے زمانے تک ان کے مجسمے جگہ جگہ کلیساؤں میں رکھے ہوئے تھے۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ۔2

جنگ بدر کے بعد جنگی قیدیوں کے متعلق جب مشاورت ہوئی تو ایک طرف حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ ان کو قتل کیا جائے۔ دوسری طرف حضرت ابوبکرؓ کی رائے تھی کہ ان کو فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے، شاید بعد میں ان میں سے کوئی ایمان لے آئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ایک تقریر کی تھی جس میں آپؐ نے فرمایا کہ انسان مختلف طبیعت اور مزاج کے ہوتے ہیں۔ انبیاء میں بھی کچھ سخت مزاج اور کچھ نرم مزاج تھے۔ سخت مزاج انبیاء میں آپ ﷺ نے حضرت نوحؑ اور حضرت موسیٰؑ کی مثال دی تھی۔ حضرت نوحؑ نے دعا کی تھی کہ زمین پر کوئی بسنے والا کافر مت چھوڑ۔ (71/نوح:21 تا 28) حضرت موسیٰؑ نے دعا کی تھی کہ فرعون کے مال و دولت کو نیست و نابود کر دے (10/یونس:88)۔ نرم مزاج انبیاء میں آپ ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی مثال دی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو پھر بھی تو غفور رحیم ہے۔ (14/ابراہیم:36)۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی دعا زیرِ مطالعہ آیت نمبر 118 میں ہے۔ (حافظ احمد یار صاحب مرحوم کے ترجمہ قرآن کیسٹ سے ماخوذ)

نوٹ۔3

عام طور پر واقعہ کے مطابق بات کو سچ اور خلافِ واقعہ بات کو جھوٹ کہا جاتا ہے لیکن قرآن و سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدق اور کذب قول اور عمل دونوں کو شامل ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو آدمی علانیہ اچھی طرح نماز پڑھتا ہے اور وہ تنہائی میں بھی اسی طرح ادا کرتا ہے تو ایسے آدمی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرا سچ بندہ ہے۔ (مشکوٰۃ منقول از معارف القرآن)